فاٹا میں ترقیاتی شروعات (II)
تیل و گیس کا شعبہ ــــ امکانات اور حکمتِ عملی

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد، پاکستان کے قبائلی اور سرحدی علاقوں کی سرگرمیوں کے مطالعے کا ایک اہم منصوبہ رکھتا ہے۔ اس پروگرام کو ''پاکستان: جغرافیائی اور سیاسی محرکات'' کا عنوان دیا گیا ہے۔ گزشتہ تین سال کے دوران میں فاٹا میں مختلف محرکات کے جائزے اور مطالعے کے لیے متعدد پروگراموں کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔ موجودہ عسکری اور جنگجویانہ مخالف کوششوں پر اظہار خیال سے ہٹ کر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے حال ہی میں پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ملک کے قبائلی اور سرحدی علاقہ جات کی ترقی سے متعلقہ امور پر اظہار خیال پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس سلسلے کا دوسرا پروگرام ''فاٹا میں ترقیاتی شروعات: تیل و گیس کا شعبہ ــــ امکانات اور حکمتِ عملی'' کے عنوان سے ۱۹ ستمبر ۲۰۱۴ء کو منعقد ہوا۔* گفتگو میں اگرچہ تیل و گیس کے شعبوں پر خصوصی توجہ دی گئی، تاہم متعلقہ ترقیاتی اور پالیسی مسائل سمیت فاٹا کی مجموعی صورت حال پر بھی سیر حاصل بحث ہوئی۔ ذیل میں اس سیمینار کی کارروائی سے اخذ کردہ مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

۱۹۹۰ء کے اواخر تک خیبر پختونخوا ملک کے تیل و گیس کے نقشے پر موجود نہیں تھا، جب اس وقت کی حکومت نے محسوس کیا کہ ہائیڈروکاربن کے ذخائر ملک کے وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں، پہلا کنواں ۲۰۰۵ء میں کھودا گیا اور اب ملک کے تیل کی پیداوار کا ۱۵ فیصد اسی صوبے سے حاصل کیا جا رہا ہے جبکہ گیس کی پیداوار میں اس نے صوبہ پنجاب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ خیبر پختونخوا سے بالکل ملحقہ ہونے کی بنا پر فاٹا بھی بالکل ایسا ہی ثابت ہوسکتا ہے۔ تکنیکی اعداد و شمار اور ان ذخائر سے حاصل شدہ نمونوں کے کیمیائی تجزیوں سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ قبائلی علاقہ جات تیل و گیس کے وسیع ذخائر سے مالا مال ہیں، جنہیں ابھی تلاش کرنا اور ترقی دینا باقی ہے۔

ذخائر کی تلاش اور ان پر کام کے لیے کل سترہ بلاکس کی شناخت اور نشاندہی ہوئی ہے۔ تیل و گیس کی زیرزمین دولت کے باعث یہ بلاکس انتظامی اور جغرافیائی حدود سے آزاد قرار دیے جا سکتے ہیں۔ یہ علاقے قبائلی علاقہ جات کے مختلف علاقوں سے لے کر سرحدی علاقہ جات اور خیبر پختونخوا کے متصلہ بندوبستی علاقوں پر محیط ہیں۔ او جی ڈی سی ایل کے علاوہ یہاں پر تیل و گیس کی تلاش سے متعلق دیگر ۹ (نو) کمپنیاں کام کر رہی ہیں، جنہیں پہلے سے سروے شدہ بلاکس میں تیل و گیس کی تلاش کے لائسنس جاری کر دیے گئے ہیں۔[۱] تاہم تیل و گیس کی تلاش کے مقصد کے حصول اور اپنے وسائل سے بہتر انداز میں استفادے کے لیے بہت سے ایسے مسائل موجود ہیں جنہیں حکومت کو حل کرنا ہوگا۔

چٹانوں کے نقشے اور نمونے جمع کرنے کے منصوبے پر کام کرنے والے عملے کے لیے مناسب حفاظتی اقدامات ضروری ہیں۔ بدقسمتی سے گزشتہ ایک عشرے سے خیبر پختونخوا بالعموم اور قبائلی علاقہ جات بالخصوص

---

* ڈاکٹر فضلِ ربی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سنٹر فار ایکسی لینس آن جیولوجی، یونیورسٹی آف پشاور نے اس پروگرام سے مرکزی خطاب کیا، جبکہ صدارت ڈاکٹر گلفراز احمد، سابق سیکرٹری پٹرولیم اور قدرتی وسائل، حکومت پاکستان نے کی۔ یہ بریف بریگیڈیئر (ر) سید نذیر، سینئر ایسوسی ایٹ آئی پی ایس، نے تیار کیا۔

۱ بلاکس میں تیراہ (اورکزئی، خیبر)، کرک اور شمالی وزیرستان کے کچھ علاقے، ایف آر پشاور، ایف آر کوہاٹ، نشپا (کرک، شمالی وزیرستان کے کچھ علاقے)، لتھمبر (بنوں اور شمالی وزیرستان)، والی (بنوں، ایف آر ٹانک اور جنوبی وزیرستان)، ایف آر بنوں غربی، اورکزئی، والی غربی (شمالی اور جنوبی وزیرستان)، ٹل (کوہاٹ، اورکزئی کے علاقے، کرم اور شمالی وزیرستان)، منزلئی (کوہاٹ، کرک اور ایف آر بنوں کے کچھ علاقے)، مروت (ایف آر ٹانک اور بنوں)، ژوب اور ایف آر ڈی آئی خان کے کچھ علاقے، بسکہ (بلوچستان اور ایف آر ڈی آئی خان کے کچھ علاقے)، لورالائی اور فاٹا کے کچھ علاقے، بسکہ شمالی (جنوبی وزیرستان اور ایف آر ڈی آئی خان کے کچھ علاقے) شامل ہیں۔

فتنہ وفساد اور شورش جیسی صورت حال سے دوچار رہے ہیں۔ امن وامان کی یہ خراب صورت حال علاقے کی ترقیاتی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوئی۔ بڑے پیمانے پر ترقیاتی سرگرمیوں کے آغاز کے لیے امن انتہائی ضروری ہے۔ تیل کی تلاش اور ترقی ایک ایسا شعبہ ہے جہاں کثیر القومی (Multinational) کمپنیاں ترقی کی رفتار کو تیز کر سکتی ہیں۔ مطلوبہ حفاظتی اقدامات کی عدم موجودگی کے باعث یہ بات کسی قدر مشکل ہو جاتی ہے کہ کثیر القومی کمپنیوں کو پوری قوت کے ساتھ عملی سرگرمیوں میں شامل کیا جا سکے۔ لہٰذا اس حوالے سے ایک جامع اور ہمہ جہت حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

فاٹا، مسلسل تبدیل ہوتی صورت حال سے دوچار ہے۔ کسی جنگ زدہ علاقے میں ترقیاتی منصوبوں کا آغاز مشکل ہوتا ہے تاہم اگر خواہش اور عزم موجود ہو تو راستہ نکل آتا ہے، جیسا کہ سلامتی کے لحاظ سے ایک مشکل صورت حال میں کیے گئے اس تکلیف دہ سروے سے واضح ہے۔ ایسی صورت حال میں آگے بڑھنے کا جو راستہ تجویز کیا گیا وہ یہ تھا کہ مقامی آبادی کو دریافت اور تلاش کے منصوبوں میں شامل کیا جائے۔ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز (ایف سی آر) میں مشترکہ ذمہ داری سے متعلق شق کے تحت مقامی قبائل کو سروے شدہ متعلقہ بلاکس میں تحفظ اور محفوظ ماحول کی فراہمی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (۱) ۱۶۱ کے مطابق قدرتی وسائل پر رائلٹی اور ایکسائز ڈیوٹی ان صوبوں کو دی جائیں گی جہاں یہ وسائل واقع ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد اب تیل و گیس کے وسائل میں سے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو پچاس پچاس فیصد کے تناسب سے حصہ دیا جاتا ہے اور اس ترمیم کے ذریعے ان وسائل کو ترقی دینے کے لیے باقاعدہ اور مربوط نظام کے تمام تر انتظامات کی ضمانت فراہم کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ ہونے کی بنا پر وسائل کی تقسیم کے فارمولے میں فاٹا کا ذکر نہیں کیا گیا۔ فاٹا کے عوام قابل تقسیم محاصل کی فہرست میں شامل نہیں ہیں اور نہ ہی اسے وسائل سے استفادے کی ترجیحی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے وفاقی اکائیوں (صوبوں) کا خیال رکھا گیا ہے، اسی طرح سے فاٹا کو صدارتی حکم نامے کے ذریعے خصوصی قانون سازی کر کے شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حکم نامے کے ذریعے فاٹا کے عوام کے لیے اختیارات، علاقے کو قومی دھارے میں شامل کرنے اور یہاں کے عوام کو فیصلہ سازی کے عمل کا حصہ بنایا جائے۔ صوبوں میں لاگو رائلٹی کے حقوق فاٹا پر بھی لاگو کیے جائیں تا کہ ان کی قدرتی دولت میں ان کو بھی حصہ دار بنایا جا سکے۔ ہائیڈرو کاربن ترقی سے متعلق تحقیق کے لیے مخصوص ایک ادارہ بھی قائم کیا جائے جو

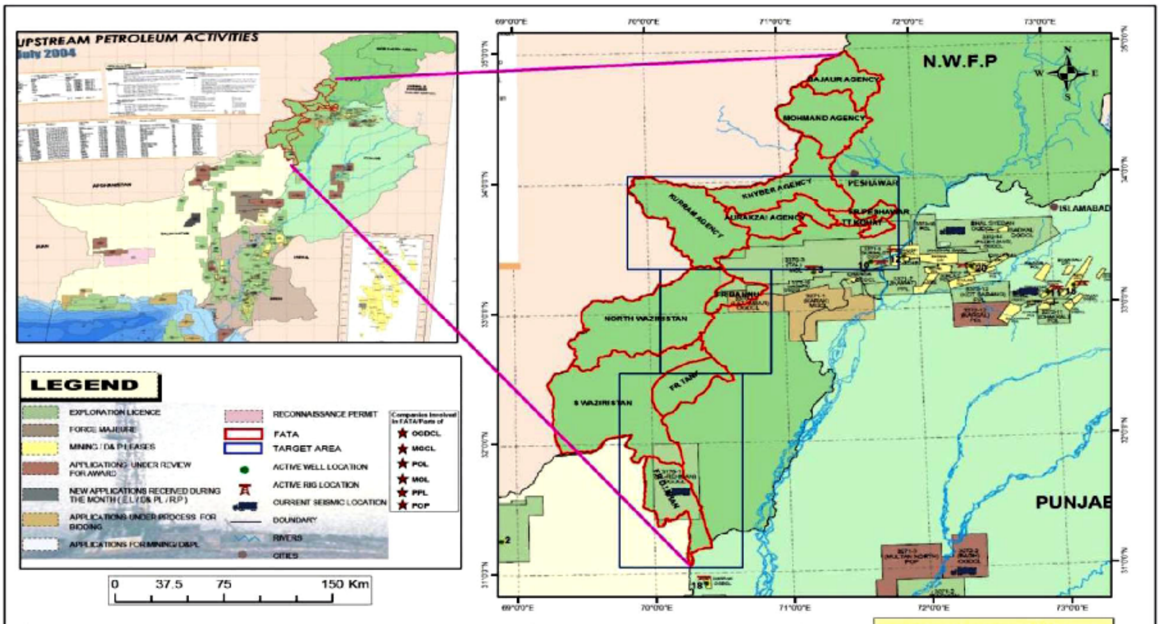

Upstream Petroleum Activities in FATA & Adjoining Areas, July 2004 (Pakistan)
Edited By: (SRMIHP FATA Project)
Prepared By: M. Qasim Jan

جدید اور ترقی یافتہ خطوط پر ارضیاتی نقشہ سازی اور تحقیق کا کام کرے۔ تکنیکی ماہرین کی دستیابی کثیر القومی کمپنیوں کو مقامی ہنر مند افراد کے ذریعے دریافت کے کاموں میں تیزی لانے کے لیے قائل کرنے پر بہتر اثر ڈال سکتی ہے۔ ترقیاتی کاموں کی مناسب منصوبہ بندی اور بروقت تکمیل علاقے کی سماجی اور اقتصادی ترقی میں مزید اضافے کا باعث بنے گی، جس سے کم عرصے میں ہی علاقے میں سماجی اور معاشی انقلاب رونما ہوگا۔

زیادہ اہم مسائل کی طرف آئیں __ یعنی سیاسی اور سلامتی کی صورت حال میں تبدیلی جو کہ ملحقہ افغانستان میں ہے __ اور اس تبدیلی کے اثرات ایک یا دوسری شکل میں قبائلی پٹی پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس بنا پر فاٹا کو جنگ سے امن کی طرف آنے کے لیے ایک پر امن اور خوب سوچے سمجھے طریقے کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تبدیلی کی تلقین اور ضرورت کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے اور اس طریقے سے قدم آگے بڑھایا جائے کہ ریاستی اداروں پر عوام کے اعتماد کو تقویت ملے اور وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ وہ ریاست کے برابر کے شہری ہیں اور انہیں ترقی، صحت اور تعلیم حاصل کرنے کے حقوق حاصل ہیں۔ جو نقصان ہو چکا ہے، اس کا ازالہ کیا جائے۔ جو اعتماد ختم ہو چکا ہے اسے بحال کیا جانا چاہیے اور نو آبادیاتی قوانین اور علاقے کی حیثیت کو عوامی خواہشات کے مطابق تشکیل دیا جانا چاہیے۔

ماحول کو ایسا بنایا جائے کہ جیسے ہی تشدد کا خاتمہ ہو، امن کو مفاہمت کے ذریعے فروغ مل سکے۔ سروے اور دریافت کی گنجائش اور پیمانے کو وسعت دی جائے۔ عوام کے تعاون سے گہرے روابط قائم کیے جائیں۔ سیاسی ماحول کی فراہمی کے ذریعے ترقی کے لیے وقت کے ساتھ ختم نہ ہونے والے (Non-lapsable) فنڈز جاری کیے جائیں۔ مقامی افراد کے لیے روزگار کی فراہمی اور علاقے کے انسانی اور زیرِ زمین وسائل کو علاقے کے عوام کے مفاد کے لیے وقف کر دینے سے مواصلات کے نظام کی ترقی اور عوامی روابط کو فروغ حاصل ہوگا۔ حکومت تیل، گیس اور قدرتی دولت کے سروے اور انہیں نکالنے کے لیے مشینری اور جدید آلات فراہم کرے۔

مقامی مصنوعات اور اس کے استعمال سے متعلق اتحادی اور ویلیو ایڈڈ صنعت کے لیے سروے اور مواقع تیار کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ طویل عرصے سے زیر التوا منصوبے، تعمیر نو کے مواقع کے زون (ROZs) کو فعال کرنے اور غیر ملکی عطیہ دہندگان کو اس میں سرمایہ کاری کرنے اور جنگ زدہ علاقوں کی بحالی کی طرف راغب کرنے کی ضرورت ہے۔

صدر کے دورے کے ذریعے آغاز کر کے نیٹو ٹرانزٹ وصولیوں کو فاٹا میں تعلیم اور صحت کے لیے مختص کیا جا سکتا ہے۔ وہ مقامی حکومت ایکٹ کی صورت میں ایک مضبوط قانون کے اعلان کے ساتھ ساتھ اس کو نافذ العمل کرنے کا اعلان بھی کر سکتے ہیں، تاکہ نچلی سطح تک حکومت میں عوام کی شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ ان کا دورہ سیاسی حکومت کی راہ ہموار کرنے کے ساتھ ساتھ سرکاری خدمات کو زیادہ جارحانہ اور نظر آنے والے انداز میں بحال کرنے کی راہ ہموار کرے گا، تاکہ حالات کو معمول پر لا کر نظام پر عوام کے اعتماد کو بحال کیا جا سکے۔

مقامی طور پر بے گھر افراد (آئی ڈی پیز) کی اپنے گھروں کو واپسی کے لیے وقت کا تعین اور انہیں بہتر انداز میں سہولیات کی فراہمی بھی کی جانی چاہیے۔

....

اس پروگرام کے ارتباط (کوآرڈی نیشن) کی ذمہ داری فہمیدہ خالد نے ادا کی۔